رسید تحائفِ احباب

مجلّہ فقہ اسلامی کے قارئین اور ہمارے بعض محبین نے حسب ذیل علمی تحائف ہمیں بھیجے ہیں ہم اپنے ان احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالی سے دعاء گو ہیں کہ وہ مرسلین کو اجر جزیل سے سرفراز فرمائے (آمین) (واضح رہے کہ یہ تحائف کی وصولی کی رسید ہے کوئی تبصرہ نہیں اور نہ ہم خود کو کسی تبصرہ کا اہل خیال کرتے ہیں)۔ مجلس ادارت۔

اس بار موصول ہونے والے علمی تحائف میں جناب قاری ومولانا محمد سہیل احمد سیالوی صاحب کا تحفہ ''چار ستارے'' سرفہرست ہے۔ کتاب کے عنوان میں جن چار ستاروں کا ذکر ہے وہ ہیں حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ...... گویا مکتب نبوت میں تعلیم وتربیت پانے والے چار درخشندہ ستاروں کی قابل رشک زندگیوں کا یہ ایمان افروز تذکرہ ہے۔ کتاب دراصل ان چار مضامین کا مجموعہ ہے جو مختلف مجلّات میں پہلے ہی شائع ہو چکے ہیں۔ فاضل مصنف کی یہ کاوش اس اعتبار سے لائق تحسین ہے کہ اس سے اسکول وکالج میں زیر تعلیم طلبہ وطالبات کو بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی حیات مبارکہ سے واقفیت ہوسکتی ہے اور وہ مزید صحابہ کے تذکرے پڑھنے کی طرف راغب ومائل ہوسکتے ہیں۔

علامہ محمد سہیل احمد سیالوی صاحب ایک منکسر المزاج عالم ہیں انہیں موجودہ دور کے نوجوان فضلاء کی طرح اپنے نام کے ساتھ سابقے لاحقے لگانے کا شوق بالکل نہیں اسی لئے انہوں نے اپنی کتاب کے پیش لفظ بعنوان ستارہ شناسی کے آخر میں لکھا ہے۔ ''خاکپائے اصحابِ رسول'' خادم العلوم الاسلامیہ......یقین کیجئے یہ الفاظ پڑھ کر بڑا لطف آیا۔

یہی ہمارے بزرگوں کا طریقہ رہا ہے کہ علم کے ہوتے ہوئے عاجزی وانکساری کو اختیار کرنا، خودنمائی وخودستائشی سے کنارہ کش رہنا، جناب مفتی سہیل صاحب بڑی صلاحیتوں کے مالک ہیں وہ ماہنامہ فقہ اسلامی کے مستقل قاری ہیں، اور فقہ اسلامی سے انہیں خاص دلچسپی ہے، وہ ینگ مفتی ہیں فتویٰ نویسی فرماتے ہیں، راقم کو امید ہے کہ انشاء اللہ جلد یا بدیر فقہ اسلامی کے حوالہ سے ان کی تحقیقات و تالیفات سے ضرور ہمیں آشنائی ملے گی۔ اللہ تعالیٰ انہیں فقہی موضوعات بالخصوص فقہ المعاملات پر لکھنے کی ہمت وتوفیق مرحمت فرمائے کہ اس میدان میں کام کی خاصی ضرورت ہے۔

کتاب کا ٹائٹل جاذبِ نظر، طباعت عمدہ، صفحات ۱۲۰ ہیں اور ہدیہ ہمیں ملنے والے نسخے میں

درج نہیں۔ کتاب تفہیم الاسلام فاؤنڈیشن پاکستان کے نام سے جامعہ رضویہ احسن القرآن کشمیر ٹاؤن دینہ ضلع جہلم سے اگست ۲۰۱۲ء میں شائع ہوئی ہے اور ایک اچھی کاوش ہے۔

دوسرا تحفہ ہمیں جناب قاضی عابدالدائم صاحب نے ارسال فرمایا ہے اور یہ ہے حافظ محسن ضیاء قاضی صاحب کے ایم فل علوم اسلامیہ کا ایک مقالہ جس کا عنوان ہے: ''سیرت نگاری میں قاضی عبدالدائم دائم صاحب کا منہج اور تفردات''۔

یہ مقالہ جی سی یونیورسٹی کے اسسٹنٹ پروفیسر جناب ڈاکٹر اختر حسین عزمی صاحب کی نگرانی میں لکھا گیا ہے۔ اس مقالہ کے مقدمہ کے علاوہ چار ابواب ہیں جن کے عنوانات حسب ذیل ہیں: (۱) فن سیرت نگاری اور اس کا ارتقائی جائزہ، (۲) سیرت سید الوری اور قاضی عبدالدائم دائم، (۳) سیرت نگاری میں دائم کا منہج، اور (۴) قاضی عبدالدائم دائم کے تفردات کا جائزہ۔

مقالہ ابھی ''مقالائی شکل'' ہی میں ہے اور کتابی صورت میں شائع نہیں کیا گیا۔ اس کی وجہ قاضی صاحب کے صاحبزادہ جناب عابد صاحب نے یہ بیان فرمائی ہے کہ..... چونکہ یہ مقالہ خالص علمی مباحث پر مشتمل ہے اس لئے اس کی عمومی اشاعت زیادہ فائدہ مند نہیں ہے۔ البتہ اہل علم کے لئے چند کاپیاں تیار کرائی گئی ہیں جن میں سے ایک مجلّہ فقہ اسلامی کے لئے پیش کی جارہی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ مقالہ علمی مباحث کا حامل ہے اور علمی مباحث علماء کے مابین ہی رہیں تو اچھا ہے عوام الناس میں جانے سے بہت سے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ مگر ہماری رائے میں اگر آپ کی یہ توجیہ درست تسلیم کر لی جائے تو پھر فصوص الحکم اور فتوحاتِ مکیہ کو تو بالکل شائع نہیں ہونا چاہئے کہ ان کے مباحث کہیں زیادہ علمی اور کلامی ہیں۔ اور ان کی اشاعت عام کا عوام کو براہ راست قطعاً کوئی فائدہ نہیں۔

لہٰذا ہماری ناقص رائے میں اس مقالے کی اشاعتِ عام میں بھی کوئی حرج نہیں کہ قاضی صاحب کی اصل کتاب سیرتِ سید الوریٰ قسط وار شائع ہوکر عوام وخواص میں شہرت و پذیرائی کی بلندیوں کو چھو چکی ہے۔ ڈر جس بات کا ہے اور جس کا صاحبزادہ صاحب اظہار کرنے سے پہلو تہی فرما رہے ہیں، وہ بریلوی علماء کی تنقید کے نشتر ہیں جن سے بچنے کیلئے آپ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں، مگر کیا اس خوف سے تحقیق کا دروازہ بند کرنا اور تحقیقات کی اشاعت کا روکنا قرینِ انصاف ہے.....؟

اہلِ علم کیلئے زیرِ نظر مقالہ خاصے کی چیز ہے کہ اس میں دلائل سے بحث کی گئی ہے اور تفردات کو مستند کر کے پیش کیا گیا ہے۔ فاضل مقالہ نگار کی ہمت کو ہم داد دیتے ہیں کہ کسی جبر کی زد میں آنے کے خوف کے بغیر انھوں نے اس عنوان پر مقالہ لکھا۔ چار سو ساٹھ صفحات پر مشتمل یہ مجلد مقالہ قاضی عابدالدائم صاحب کے نام خط لکھ کر خانقاہِ صدریہ نقشبندیہ ہری پور ہزارہ سے طلب کیا جاسکتا ہے۔

☆الی ان یجییء التریاق من العراق لمات الملسوع ☆